باب نمبر 6: پاکستان اور بین الاقوامی امور

1. کثیر الانتخابی سوالات

1. اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC) کا پہلا اجلاس 1969ء میں منعقد ہوا:

(ا) ریاض میں (ب) طہران میں (ج) جیوہ میں **(د) رباط میں**

2. پاکستان اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے:

(ا) 1948ء میں (ب) 1949ء میں (ج) 1950ء میں **(د) 1951ء میں**

3. سارک (SAARC) تنظیم کی بنیاد ڈھاکہ میں رکھی گئی:

(ا) 1981ء میں (ب) 1983ء میں **(ج) 1985ء میں** (د) 1987ء میں

4. بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کا مرکزی دفتر ہے:

(ا) امریکہ میں (ب) برطانیہ میں (ج) روس میں (د) چین میں

5. بھارت نے جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کی:

(ا) 1965ء میں (ب) 1971ء میں (ج) 1999ء میں **(د) 2019ء میں**

CARE LINK EDUCATIONAL HUB

2. مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: پاکستان کی صنعتی اور فنی شعبہ جات میں روس کی معاونت کو مختصراً بیان کریں۔

جواب(صفحہ 90)": ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں روس کے ساتھ پاکستان کے تعلقات میں بہتری آئی۔ اسی دور میں کراچی میں روس کے تعاون سے پاکستان سٹیل ملز قائم کی گئی جس نے پاکستان کی صنعتی ترقی اور معیشت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ دونوں ممالک نے مختلف تجارتی معاہدوں پر دستخط کیے جن کا مقصد باہمی تجارت کو فروغ دینا اور توانائی، دفاع اور تکنیکی شعبوں میں تعاون کو بڑھانا ہے۔"

سوال 2: پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کے درمیان اقتصادی راہداری منصوبہ (CPEC) کیا ہے؟

جواب(صفحہ 86)": چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کے باضابطہ آغاز سے دوطرفہ تعلقات کو بلندی پر لے جایا گیا ہے۔ سی پیک، چینی صدر شی جن پنگ کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (Belt and Road Initiative) کے اقدام کا ایک اہم منصوبہ ہے۔ اس کا مقصد پاکستان اور چین کے درمیان رابطوں کو بڑھانا اور انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا ہے۔"

سوال 3: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کو بنانے کا کیا مقصد ہے؟

جواب(صفحہ 93)": بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (International Monetary Fund - IMF) ایک عالمی مالیاتی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ تقریباً تمام ممبر ممالک کو قرضہ دیتا ہے اور ممالک کے زرِ مبادلہ اور بیرونی قرضہ جات پر نظر رکھتا ہے۔ یہ ترقی پذیر ممالک کو معاشی فلاح اور مالی خسارے پر قابو پانے کے لیے قرضے اور فنی معاونت فراہم کرتا ہے۔"

سوال 4: یورپی یونین کن شعبوں میں پاکستان سے تعاون کر رہا ہے؟

جواب(صفحہ 88)": پاکستان اور یورپی یونین کے درمیان تعلیم، ثقافت، سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں تعاون کے ساتھ ساتھ رابطے اور ڈیجیٹلائزیشن اور افغانستان و آزاد جموں و کشمیر سمیت علاقائی اور عالمی امور پر بھی تعاون جاری ہے۔"

سوال 5: خارجہ پالیسی کی تعریف تحریر کریں۔

جواب(صفحہ 83)": کسی بھی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کرنے اور قومی مفادات کے حصول کا نام خارجہ پالیسی ہے۔ خارجہ پالیسی ایک ایسا طریقہ کار ہے جسے مختلف ممالک ایک دوسرے کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایک ریاست کی خارجہ پالیسی اس کے اقدار اور اہداف کی عکاسی کرتی ہے اور عالمی میدان میں اس کے سیاسی و اقتصادی مقاصد کو آگے بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔"

سوال6: وسط ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کریں۔

جواب(صفحہ 86) : وسط ایشیا کی مسلم ریاستیں درج ذیل ہیں:

1. ازبکستان(Uzbekistan)
2. ترکمانستان(Turkmenistan)
3. تاجکستان(Tajikistan)
4. قازقستان(Kazakhstan)
5. کرغزستان(Kyrgyzstan)
6. آذربائیجان(Azerbaijan)

تفصیلی سوالات

سوال1: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کا تجزیہ کریں۔

جواب: **خارجہ پالیسی کا مفہوم**

کسی بھی ملک کے دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کرنے اور اپنے قومی مفادات کے حصول کا نام خارجہ پالیسی ہے۔ خارجہ پالیسی ایک ایسا طریقہ کار ہے جسے مختلف ممالک ایک دوسرے کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایک ریاست کی خارجہ پالیسی اس کے سیاسی، معاشی اور نظریاتی اہداف کی عکاسی کرتی ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اصول

قومی سلامتی اور سالمیت کا تحفظ:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے بنیادی اور اولین مقصد ملک کی حدود، آزادی اور جغرافیائی سالمیت کا تحفظ ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ اپنی خود مختاری کے دفاع کو ترجیح دی ہے اور کسی بھی بیرونی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے عالمی سطح پر سفارتی تعلقات استوار کیے ہیں۔

نظریاتی سرحدوں کا تحفظ:

پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے جس کی بنیاد "نظریۂ پاکستان" اور "دو قومی نظریے" پر ہے۔ خارجہ پالیسی کا ایک اہم مقصد پاکستان کے اسلامی تشخص اور نظریاتی بنیادوں کا عالمی سطح پر تحفظ کرنا ہے۔

اسلامی ممالک کے ساتھ اتحاد اور تعاون:

دستورِ پاکستان کے مطابق اسلامی ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم کرنا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی ستون ہے۔ پاکستان نے OIC کے قیام اور مسلم امہ کے اتحاد کے لیے ہمیشہ کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

غیر جانب داری اور توازن:

پاکستان کی پالیسی تمام بڑی طاقتوں اور بلاکس کے ساتھ متوازن تعلقات قائم رکھنے پر مبنی ہے۔ پاکستان کسی ایک طاقتور بلاک کی بلائنڈ حمایت کے بجائے اپنے قومی مفادات کو مقدم رکھتا ہے۔

پُرامن بقائے باہمی:

پاکستان تمام ممالک بالخصوص اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ پُرامن بقائے باہمی (Peaceful Co-existence) کے اصولوں پر کاربند ہے۔ پاکستان بین الاقوامی تنازعات کو جنگ کے بجائے مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے کا حامی ہے۔

اقوامِ متحدہ کے منشور کی پاسداری:

پاکستان اقوامِ متحدہ کا فعال رکن ہونے کے ناطے اس کے منشور، عالمی امن کے قیام، مظلوم اقوام کی حمایت (بالخصوص کشمیر و فلسطین) اور انسانی حقوق کے احترام کا مکمل پابند ہے۔

سوال 2: پاکستان کے امریکہ کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لیں۔

جواب: پاکستان اور امریکہ تعلقات کا تاریخی پس منظر

پاکستان اور امریکہ کے درمیان سفارتی تعلقات کا آغاز قیامِ پاکستان کے فوراً بعد 1947ء میں ہوا۔ وزیر اعظم لیاقت علی خان نے 1950ء میں امریکہ کا پہلا سرکاری دورہ کیا، جس سے دونوں ممالک کے درمیانی تعلقات کی بنیاد رکھی گئی۔

تعلقات کے اہم ادوار اور شعبے

سرد جنگ کا دور اور دفاعی معاہدے (1950ء کی دہائی):

سرد جنگ کے دوران پاکستان نے کمیونزم کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے امریکہ کے ساتھ دفاعی معاہدوں جیسے کہ سیٹو (SEATO) اور سینٹو (CENTO) پر دستخط کیے۔ اس کے بدلے امریکہ نے پاکستان کو معاشی اور دفاعی امداد فراہم کی۔

افغان-روس جنگ اور تعاون (1980ء کی دہائی):

1979ء میں افغانستان پر سوویت یونین (روس) کے حملے کے بعد پاکستان اور امریکہ اتحادی بن گئے۔ پاکستان نے امریکی تعاون سے افغان مجاہدین کی حمایت کی جس کے نتیجے میں سوویت یونین کو شکست ہوئی۔ اس دور میں پاکستان کو بڑی مقدار میں امریکی فوجی و معاشی امداد ملی۔

نائن الیون (11/9) اور دہشت گردی کے خلاف جنگ:

2001ء میں امریکہ پر ہونے والے دہشت گردانہ حملوں کے بعد پاکستان، امریکہ کی "دہشت گردی کے خلاف جنگ (War on Terror)" میں نان نیٹو (Non-NATO) اتحادی بنا۔ پاکستان نے اس جنگ میں بے پناہ جانی و مالی قربانیاں دیں۔

اقتصادی و تعلیمی تعاون:

امریکہ پاکستان کا ایک بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ تجارتی تعلقات کے علاوہ امریکہ، USAID اور دیگر اداروں کے ذریعے پاکستان میں تعلیم، صحت، توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں مالی و فنی معاونت فراہم کرتا رہا ہے۔

سوال 3: پاکستان کے مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔

جواب: مشرقِ وسطیٰ کے ساتھ تعلقات کی اہمیت

مشرقِ وسطیٰ پاکستان کے لیے دینی، ثقافتی اور معاشی لحاظ سے انتہائی اہم خطہ ہے۔ پاکستان کے مشرقِ وسطیٰ کے مسلم ممالک کے ساتھ دیرینہ اور برادرانہ تعلقات قائم ہیں۔

اہم ممالک کے ساتھ تعلقات

سعودی عرب: پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات انتہائی مضبوط اور تاریخی ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان مذہبی عقیدت کا گہرا رشتہ ہے۔ سعودی عرب نے ہر مشکل وقت، معاشی بحران اور قدرتی آفات میں پاکستان کی بھرپور مالی امداد کی ہے۔ جبکہ پاکستان نے حرمین شریفین کی سلامتی اور دفاع کے لیے ہمیشہ اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔

سلطنتِ عمان، متحدہ عرب امارات (UAE) اور کویت: ان خلیجی ممالک کے ساتھ پاکستان کے گہرے تجارتی اور اقتصادی تعلقات ہیں۔ لاکھوں پاکستانی ان ممالک میں روزگار کے سلسلے میں مقیم ہیں جو پاکستان کو اربوں ڈالر کا زرِ مبادلہ (Remittances) بھیجتے ہیں۔

ایران: ایران پاکستان کا ہمسایہ مسلم ملک ہے۔ 1947ء میں پاکستان کو سب سے پہلے تسلیم کرنے والا ملک ایران تھا۔ دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ سرحد، ثقافت اور تاریخ ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور گیس پائپ لائن منصوبوں پر تعاون جاری ہے۔

ترکیہ: اگرچہ ترکیہ کا کچھ حصہ یورپ میں ہے مگر مشرقِ وسطیٰ کے ساتھ اس کے تعلقات پاکستان کے لیے اہم ہیں۔ پاکستان اور ترکیہ کے تعلقات لازوال دوستی پر مبنی ہیں۔ دفاع، تعلیم، ڈراما و ثقافت اور تجارت کے شعبوں میں دونوں کے درمیان بہترین تعاون موجود ہے۔

سوال 4: پاکستان کا اسلامی تعاون تنظیم (OIC) میں کردار واضح کریں۔

جواب OIC: کا قیام اور پاکستان کا کردار

اسلامی تعاون تنظیم (Organisation of Islamic Cooperation) مسلم دنیا کی سب سے بڑی نمائندہ تنظیم ہے۔ ستمبر 1969ء میں مسجدِ اقصیٰ پر یہودی حملے کے بعد مراکش کے شہر رباط میں اس کی بنیاد رکھی گئی، جس میں پاکستان نے بنیادی کردار ادا کیا۔

OIC میں پاکستان کا اہم ترین کردار

دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس (لاہور-1974ء): پاکستان نے فروری 1974ء میں لاہور میں دوسری OIC سربراہی کانفرنس کی میزبانی کی۔ اس تاریخ ساز کانفرنس کی صدارت وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کی، جس میں دنیا بھر کے مسلم رہنماؤں نے شرکت کی اور مسلم امہ کے اتحاد کا تاریخی مظاہرہ کیا گیا۔

مسئلہ کشمیر کی ترجمانی: پاکستان نے OIC کے فورم کو ہمیشہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کے حقِ خود ارادیت کی آواز اٹھانے کے لیے استعمال کیا۔ OIC نے باقاعدگی سے کشمیر پر اپنا موقف پیش کیا اور بھارتی مظالم کی مذمت کی ہے۔

فلسطین کی حمایت: پاکستان نے OIC کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ فلسطینی عوام کے حقوق اور قبلہ اول کی آزادی کے لیے مسلسل اور بے باک آواز اٹھائی ہے۔

اسلاموفوبیا کے خلاف اقدامات: پاکستان کی مسلسل سفارتی کوششوں کے نتیجے میں OIC نے دنیا بھر میں اسلاموفوبیا کے خاتمے کے لیے آواز بلند کی، جس کے نتیجے میں اقوام متحدہ نے 15 مارچ کو "اسلاموفوبیا سے نمٹنے کا عالمی دن" قرار دیا۔

سوال 5: چین نے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں کیا کردار ادا کیا؟ بیان کریں۔

جواب: **پاکستان-چین دوستی کا پس منظر**

پاکستان اور چین کے درمیان 1951ء میں سفارتی تعلقات قائم ہوئے۔ پاکستان ان پہلے مسلم ممالک میں شامل تھا جنہوں نے عوامی جمہوریہ چین کو تسلیم کیا۔ دونوں ممالک کی دوستی کو "ہمالیہ سے اونچی، سمندر سے گہری اور شہد سے میٹھی" کہا جاتا ہے۔

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں چین کا کردار

سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی تعمیر (شاہراہِ ریشم/کراکرم):

چین نے پاکستان کی معاشی ترقی کے لیے شاہراہِ قراقرم (Karakoram Highway) کی تعمیر میں تکنیکی و مالی تعاون فراہم کیا، جو دونوں ممالک کے درمیان زمینی رابطے کا بہترین ذریعہ ہے۔

دفاعی اور صنعتی تعاون: چین نے پاکستان کی دفاعی خود کفالت میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس، کامرہ ایروناٹیکل کمپلیکس اور JF-17 تھنڈر طیاروں کی مشترکہ تیاری چین کے تعاون کی روشن مثالیں ہیں۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری CPEC:(CPEC) چینی صدر شی جن پنگ کے "بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) "کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس عظیم الشان منصوبے کے تحت پاکستان میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری سے توانائی (بجلی) کے منصوبے مکمل کیے گئے جس سے لوڈشیڈنگ میں کمی آئی۔

موٹرویز اور سڑکوں کا جال بچھایا گیا۔

گوادر بندرگاہ (Gwadar Port) کو بین الاقوامی سطح کا تجارتی مرکز بنایا جا رہا ہے۔

سوال6: مسئلہ کشمیر کا تجزیہ کریں۔

جواب: مسئلہ کشمیر کا پس منظر

1947ء میں تقسیم ہند کے وقت قانونِ آزادیٔ ہند کے تحت ریاستوں کو پاکستان یا بھارت سے الحاق کا اختیار دیا گیا۔ کشمیر کی اکثریت مسلم آبادی پاکستان کے ساتھ الحاق چاہتی تھی، لیکن وہاں کے ہندو راجہ ہری سنگھ نے عوام کی مرضی کے خلاف بھارت کے ساتھ الحاق کا ڈرامہ رچایا اور بھارتی فوجیں کشمیر میں داخل کر دیں۔

بین الاقوامی سطح پر مسئلہ کشمیر

اقوامِ متحدہ کی قراردادیں 1948ء میں بھارت خود اس مسئلے کو اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل میں لے گیا۔ اقوامِ متحدہ نے قراردادیں منظور کیں کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ وہاں کے عوام استصوابِ رائے (Referendum/Plebiscite) کے ذریعے کریں گے۔ بھارت نے ان قراردادوں کو تسلیم کرنے کے باوجود آج تک ان پر عمل نہیں کیا۔

پاک بھارت جنگیں: مسئلہ کشمیر کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان 1948ء، 1965ء اور 1999ء (کارگل) کی جنگیں ہو چکی ہیں۔ یہ خطہ دو ایٹمی طاقتوں کے درمیان دھماکا خیز نقطہ (Flashpoint) بنا ہوا ہے۔

5 اگست 2019ء کا واقعہ اور موجودہ صورتِ حال

5 اگست 2019ء کو بھارت نے اپنے آئین کے آرٹیکل 370 اور 35 A- کو ختم کر کے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصیت اور خود مختار حیثیت کو غیر قانونی طور پر ختم کر دیا اور اسے بھارت کا حصہ بنانے کی کوشش کی، جس کی پاکستان نے عالمی سطح پر شدید مذمت کی اور اسے اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی قرار دیا۔

سوال7: پاکستان کے سارک (SAARC) ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔

جواب: سارک (SAARC) کا تعارف

جنوبی ایشیائی علاقائی تعاون کی تنظیم (South Asian Association for Regional Cooperation) کی بنیاد 1985ء میں ڈھاکہ میں رکھی گئی۔ اس کا مقصد جنوبی ایشیا کے 8 ممالک (پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، بھوٹان، مالدیپ اور افغانستان) کے درمیان معاشی، سماجی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینا ہے۔

سارک ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات

پاکستان کا مثبت کردار:

پاکستان سارک کا ایک اہم بانی رکن ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ اس پلیٹ فارم سے علاقے میں غربت، جہالت، بیماریوں کے خاتمے اور تجارتی ترقی (SAFTA معاہدے) کے لیے کام کیا ہے۔

بنگلہ دیش، سری لنکا اور دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات:

پاکستان کے سری لنکا، نیپال، مالدیپ اور بنگلہ دیش کے ساتھ خوشگوار سفارتی اور تجارتی تعلقات ہیں۔ پاکستان سری لنکا اور نیپال کے ساتھ تعلیمی و دفاعی شعبوں میں بھی تعاون کرتا ہے۔

بھارت کی ہٹ دھرمی اور سارک میں رکاوٹ:

پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعات (بالخصوص مسئلہ کشمیر) کی وجہ سے سارک تنظیم اپنی مکمل صلاحیت کے مطابق نتائج حاصل نہیں کر سکی۔ بھارت کی جانب سے سارک سربراہی اجلاسوں کا بائیکاٹ خطے کی ترقی میں بڑی رکاوٹ ہے۔